OPEN ACCESS
Journal of Semitic Religions
ISSN (Print): 2958-7514
ISSN (Online): 2958-7522
https://jsrpk.com/index.php/Journal

شہید کی موت کے شرعی احکام ومسائل کا غنیۃ القاری کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

An Inquiry into the Rulings of Sharia Concerning the Death of a Martyr in the Light of Ghuniatu al-Qari's Interpretation

Bilal Ahmad
Ph.D. Research Scholar, Department of Islamic Theology, Islamia College University, Peshawar
Dr. Muhammad Aziz
Assistant professor, Department of Islamic Theology, Islamia College Peshawar (Azizfaizabadi@gmail.com)

Abstract

"Martyr" means being present, and the soul of a martyr is also present in Paradise that is why he is called a martyr. In Islamic terminology, a martyr is a Muslim who is killed unjustly, and no diyah (blood money) is required for his killing, and he did not gain any worldly benefit after being wounded in battle.

Jurists have mentioned three types of martyrs: Martyr of this world and the hereafter: This type of martyr has seven conditions, and his ruling is that he will not be given a bath or shroud. However, there is a difference of opinion among jurists regarding his funeral prayer. Martyr of the hereafter: This is the martyr who is not a martyr in the worldly sense but is a martyr in terms of reward and recompense. His ruling is like that of ordinary deceased persons, i.e., he will be given a bath and shroud. Martyr of this world: This is the unfortunate person who sacrificed his life but did not intend to please Allah, and all the conditions of the first type of martyrs are present in him. His ruling is that he will not be given a bath or shroud.

The virtues of martyrdom are established from numerous verses of the Quran, such as Surah Al-Baqarah, verse 154, Surah Al-Imran, verses 169-171, Surah At-Tawbah, verse 111, and Surah Muhammad, verse 6. Many hadiths have also been narrated about the virtues of martyrdom. The Prophet (peace be upon him) himself expressed a desire for martyrdom. When Hazrat Harith bin Malikah (may Allah be pleased with him) was stabbed, he kept smearing his blood on his body and said, "I have succeeded, by the Lord of the Ka'bah!" May Allah grant us a blessed life in this world and martyrdom in the hereafter.

Keywords; Martyr, Ruling, Sharia Concerning, Ghuniatu Al-Qari, Interpretation

CC BY

تمہید

شہید کے لغوی اور اصطلاحی معنی:

لغت میں شہید: لفظِ شہید کا مادہ ش۔ ھ۔ د ہے جس کے لغوی معنی حاضر ہونے کے ہیں۔ شہید لفظِ شہادت سے ماخوذ ہے۔ علامہ قرطبیؒ[1] نے تفسیر قرطبی میں شہید کے معنٰی لغوی اور وجہ تسمیہ میں لکھا ہے کہ "فَيَكُونُوا شهدا عَلَى النَّاسِ بِأَعْمَالِهِمْ. وَقِيلَ: لِهَذَا قِيلَ شَهِيدٌ: وَقِيلَ: سُمِّيَ شَهِيدًا لِأَنَّهُ مَشْهُودٌ لَهُ بِالْجَنَّةِ وَقِيلَ: سُمِّيَ شَهِيدًا لِأَنَّ أَرْوَاحَهُمْ احْتَضَرَتْ دَارَ السَّلَامِ، لِأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ، وَأَرْوَاحُ غَيْرِهِمْ لَا تَصِلُ إِلَى الْجَنَّةِ، فَالشَّهِيدُ بِمَعْنَى الشَّاهِدِ أَيِ الْحَاضِرِ لِلْجَنَّةِ، وَهَذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَلَى مَا يَأْتِي"[2]

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: کہ چونکہ شہداء لوگوں کے اعمال پر گواہ ہوں گے اس لئے ان کو "شہید" کہا جاتا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان کے لئے جنت کی گواہی دی جاتی ہے، اسی بناء پر ان کو شہید کہا جاتا ہے، جبکہ تیسرا قول "یہ ہے کہ شہید "کے روح کی چونکہ بہشت میں حاضری ہوگی، جبکہ دوسرے لوگوں کے ارواح حاضر نہیں ہوتے ہیں، پس شہید بمعنٰی شاہد یعنی جنت میں حاضر ہونے والا اور یہ قول زیادہ صحیح ہے۔

شہید کی اصطلاحی تعریف: اصطلاحی معنی فقہاء احناف نے شہید کی اصطلاحی تعریف کچھ یوں بیان کی ہے "انه مسلم مكلف طاهر علم انه قُتل ظلمًا قتلًا لم يجب به مال ولم يرتث[3].

یعنی شہید وہ مسلمان ہے جو مکلف ہو، پاک ہو، اس کا مظلومانہ قتل ہونا معلوم ہو، اور اس قتل کی وجہ سے کوئی مال واجب نہیں ہوا ہو، اور زخمی ہونے اور مرنے کے درمیان کھانے پینے اور خواب و علاج کا فائدہ نہ اٹھایا ہو۔ اس تعریف کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مقتول بچہ یا دیوانہ ہو، یا مرتے وقت جنابت یا حالتِ حیض میں ہو، یا اس قتل کی وجہ سے دیت واجب قرار دی گئی ہو، اور یا قتل کے بعد ارتثاث کی نوبت آچکی ہو، تو ان تمام صورتوں میں اس پر شہید کے دنیوی احکامات جاری نہیں ہوں گے، یعنی اسے غسل اور کفن دیا جائے گا۔

ارتثاث:

لغت میں: ارتثاث عربی زبان کے لفظ" الرَّثِ"سے ماخوذ ہے جس کے معنٰی بدائع الصنائع میں کچھ یوں تحریر کردہ ہیں کہ "مَأْخُوذٌ مِنْ الثَّوْبِ الرَّثِّ وَهُوَالْخَلَقُ[4]."یعنی ارتثاث بوسیدہ کپڑے سے ماخوذ ہے، لہٰذا ارتثاث کے معنٰی پُرانے ہونے کے ہیں،

اصطلاح میں: ارتثاث کے بارے میں علامہ عینیؒ[5] نے "منحة السلوك فی شرح تحفة الملوك۔" میں لکھاہے "بيان الارتثاث الذى يخرج به الميت عن حكم الشهادة:وهوان يأكل طعاماًاويشرب ماءً او دواءً،او ينام او يعالج بدواء أوي ضمه سقف،بان نقل الى تحت بيت او خيمة،او ينقل من المعركة حياً،او يمرعليه وقت صلاة وهوحي يعقل،أويوصي بأمردنياوي: فهذه الأشياء تسقط الشهادة،فيغسل،لأنه نال بها مرافق الحياة،فخف اثرالظلم،فلم يكن في معنى شهداء أحد[6]."

یعنی فقہ کی اصطلاح میں جس ارتثاث کی وجہ سے میت شہادت کے حکمِ دنیوی سے خارج ہو تا ہے، اصطلاحی تعریف کا حاصل یہ ہے "کہ معرکہ جہاد میں ایک شخص زخمی ہونے کے فورا بعد مر نہ جائیں، بلکہ درمیان میں کچھ کھا، پی لیں، یا علاج کرالیں، یا سو جائیں، یا میدانِ جہاد سے دوسری جگہ منتقل کیا جائے، یا عقل اور ہوش کی حالت میں اتنی دیر گذر جائے کہ کسی بھی ایک نماز کا وقت گذر جائے، ایسے شخص کو اصطلاح فقہ میں "مرتث" کہا جاتا ہے۔

شہید کے متعلق احکام:

اسلام میں شہید حقیقت میں وہ شخص ہوتا ہے جو کفار کے ساتھ مقابلہ کے دوران مارا جائے یا ظلماً تیز دھار آلہ سے قتل کیا جائے اور وہ دنیاوی اشیاء سے نفع اٹھائے بغیر مر جائے، یہ حقیقی شہید ہے، اس کے علاوہ بھی احادیث میں چند لوگوں کو شہداء میں شمار کیا گیا ہے۔

شہداء کی اقسام:

یہ بات جان لینی چاہئے کہ احکامات کے اعتبار سے شہداء کی تین قسمیں ہیں: شہیدِ دنیا و آخرت، شہیدِ آخرت اور شہیدِ دنیاوی:

1۔ **شہیدِ دنیا و آخرت**، وہ جو باعتبارِ دنیا بھی شہید، و آخرت کے لحاظ ہم، اس پر شہید کے دنیوی احکامات نافذ ہوں گے۔ ایسے شہید کی بغیر غسل کی تدفین کی جائے گی اور وہ شہید جو دنیوی اور اخروی دونوں لحاظ سے شہید ہوں، ان کی عدمِ تکفین اور عدمِ غسل کے لئے فقہاء نے چند شرائط ذکر کئے ہیں ہم اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں:

شرطِ اول: مسلمان ہونا، لہذا برائے کافر کے لئے کسی قسم کی ثبوتِ شہادت نہ ہو۔[7]

شرطِ دوم: حکم کا متوجہ ہونا، یعنی عقل مند اور بلوغ کی عمر کا ہونا، پس دیوانہ، غیر بالغ کے لئے شہید کے دنیوی احکامات جاری نہیں ہوں گے۔

شرطِ سوم: نجاستِ غلیظہ سے پاک ہونا، پس اگر انسان ناپاکی حالت میں، عورت ماہواری کی حالت یا حالت نفاس میں مر جائے تو اس کے لئے مذکورہ احکامات جاری نہیں ہو پائیں گے۔

شرطِ چہارم: معصوم قتل کیا جانا، لہذا اگر کوئی بندہ معسوماً قتل نہ ہو بلکہ سزاءِ شرعی کی پاداش موت کی گھاٹ اتارا جائے تو وہ حکماً شہید نہیں ہو گا۔

شرطِ پنجم: اگر امتیِ محمد یا بدستِ اہلِ ذمہ مار دیا گیا ہو بشرطیکہ ہے کہ آلہِ قتل دھاری دار ہو، واضح رہے کہ لوہا مطلقاً دھاری دار آلہ میں شامل ہے۔

شرطِ ششم: اس قتل کی سزا میں ابتداءً شریعتِ محمدی کی طرف سے دیت وغیرہ مقرر نہ ہو، بدلے اس ک مار دینا واجب ہوتا ہو۔ زخمی ہونے کے بعد آرام و تمتع کا، مثلاً خوراک، آب نوشی، نیند، حصولِ علاج اور خرید و فروخت جیسے اعمال ممکن نہ ہوئے ہوں، اور نہ بقدرِ صلاۃ ساعت سمجھ بھوج میں گذریں، اور انہیں کو حالتِ

احساس میں میدانِ جنگ سے اٹھالائیں۔

حکم:

پس جو مقتول ان اصاف سے متصف ہوں، تعمیلِ شریعت یہ ہے کہ میت کی تغسیل ہوگی نہ ہی خونِ بدن زائل کیا جائے گا، البتہ اگر خون کے علاوہ کوئی نجاست بدن یا کپڑوں پر لگ گئی ہو تو اسے دھولیا جائے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ جو کپڑے قمیص شلوار وغیرہ اس نے پہنے ہوں ثیابِ بدنِ مقتول جدا نہ کئے جائیں، تاہم بصورتِ دیگر مسنون تعداد کے اتمام کے لئے اضافہ کرسکتے ہیں، اور اگر عددِ مسنون سے زیادہ کپڑے ہوں تو اسے کم کئے جائیں۔ ٹوپی ہتھیار، زرہ اسلحہ وغیرہ ہر حال میں شہید سے اتار لیا جائے گا، باقی شہید کے تمام احکام عام مُردوں کی طرح ہیں، مثلاً نماز جنازہ، تدفین وغیرہ،

الغرض! تاہم کسی شہید میں درجہ بالا شرطوں میں سے کوئی صفت مفقود ہو جا تو تغسیل و تکفین کی جائے گی۔ تاہم بعض احکام میں فقہاء کے درمیان اختلافِ رائے بھی ہے، چنانچہ حضراتِ صاحبینؒ اور حضرتِ امام شافعیؒ[8] کے نزدیک نابالغ بچہ، دیوانہ، جنبی، حائضہ اور نفساء کو بھی غسل نہیں دیا جائے گا، اور وہ بھی شہید کے حکم میں ہوں گے، یہی رائے امام مالکؒ[9] کی بھی ہے۔

شہید پر نمازِ جنازہ کا حکم:

حضراتِ شوافعؒ اور موالکؒ کے نزدیک شہداء پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، حنفیہ کے نزدیک نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، حنابلہ کے یہاں گو فتوٰی حضراتِ شوافعؒ کی رائے کے مطابق ہے، لیکن امام احمد بن حنبلؒ[10] کا ایک قول جس کو بعض ممتاز حنبلی فقہاء نے قبول کیا ہے کہ شہید پر نماز جنازہ پڑھنا مستحب ہے۔

شہیدِ آخرت:

2۔ شہداء کی دوسری قسم وہ ہے جنہیں "رسول اللہ ﷺ" کی بشارت کے مطابق آخرت میں تو درجہ شہادت نصیب ہوگا، لیکن دنیا میں ان پر شہیدوں کے احکامات جاری نہیں ہوتے، یعنی ان کا کفن اور غسل عام مسلمانوں کی طرح ہوگا۔ شہداء کی اس قسم میں جو مسلمان داخل ہیں ان کے چالیس سے زیادہ اقسام ہیں، البتہ ان سب اقسام کا ذکر کسی ایک حدیث میں یکجا نہیں ملتا ہے، البتہ علامہ ابن عابدین شامیؒ[11] نے رد المختار میں ان کا خلاصہ ذکر کیا ہے۔ جن میں سے ہم چند افراد کے بارے میں اختصار کے ساتھ لکھتے ہیں، علامہ عبد الحي عارفیؒ[12] نے احکام میت میں ان کو جمع کیا ہے۔

1۔ وہ بے گناہ مقتول جس میں شہید حقیقی کے شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو۔

2۔ جس نے کسی کافر، باغی وغیرہ پر حملہ کردیا لیکن اس کا وار خطا ہو کر خود کو لگ گیا، اور جس سے موت واقع ہو جائے۔

3۔ مرابط فی سبیل جب فوت ہو جائے۔

4۔ جس نے صدقِ دل سے شہادت کی دعاء مانگی اور طبعی موت وفات پا گیا۔

5۔جو اپنی جان اور اہل وعیال کی حفاظت میں قتل ہو جائیں۔

6۔حکومت کا مظلوم قیدی جو حالتِ قید میں فوت ہو جائے۔

7۔طاعون سے مرنے والا۔

8۔استسقاء یا اسہال یعنی پیٹ خراب ہونے کی بیماری کی وجہ سے وفات پانے والا۔

9۔نمونیہ کا مریض۔

10۔سل کا مریض۔

11۔مرگی کا مریض یا کسی سواری سے گر کر مرنے والا۔

12۔بخار کی وجہ سے مرنے والا۔

13۔جس کی موت سمندر میں متلی یعنی قئ کی وجہ سے ہو جائے۔

14۔جس کی موت زہریلے جانور کے ڈسنے سے ہو جائے۔

15۔جس کو کسی درندہ نے مار دیا ہو۔

16۔آگ میں جل کر مرنے والا۔

17۔جس پر کوئی عمارت یا دیوار وغیرہ گر پڑی ہو۔

18۔جس عورت کی موت حالتِ حمل میں ہو جائے۔

19۔نفاس والی عورت کی موت۔

20۔جو عورت کنواری ہی وفات پا جائے۔

21۔جس کو غریب الوطنی میں موت آجائے۔

22۔دین کے طالب العلم کو موت آجائیں۔

23۔وہ موذن جو فقط ثواب کی نیت سے آذان دیتا ہو۔

24۔سچا دیانت دار تاجر۔

25۔جو رات کو باوضوء سو جائے اور رات کو ہی فوت ہو جائے۔

26۔جمعہ کی رات وفات پانے والا۔

27۔جو شخص روزانہ سو مرتبہ رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھیں۔

28۔ہر رات سورت یٰسین پڑھنے والا۔

29۔جو ظلم کے خوف سے روپوش ہو اور اسی حالت میں وفات پائے۔

30۔اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہونے والا۔[13]

3۔شہید دنیا فقط:

تیسری قسم شہید دنیا کی یعنی یہ وہ شخص ہے جو کافروں کے ساتھ اللہ کی رضاء کے لئے نہیں لڑتا ہو، بلکہ

اس کا مقصود صرف دنیا ہو، دین اسلام کی سربلندی مقصود نہ ہو، جنگ محض دنیاوی غرض سے لڑتا ہوا مارا جائے، اور اس میں وہ ساتوں شرائط موجود ہوں، جو قسم اول میں بیان ہوئے، تو وہ صرف شہیدِ دنیا ہے، شہیدِ آخرت نہیں، یعنی دنیا میں اس کے ساتھ شہیدوں جیسا معاملہ کیا جائے گا، کہ غسل و کفن نہیں دیا جائے گا، لیکن آخرت میں درجہ شہادت اور اس کے اجر وثواب سے محروم ہو گا۔

الحاصل شہداء کی تین قسمیں ہوئیں۔

شہیدِ دنیا و آخرت۔ شہیدِ آخرت۔ شہیدِ دنیا۔

ان تین قسموں میں سے صرف قسم ثانی کو غسل اور کفن دیا جائے گا، پہلی اور تیسری کو نہیں۔

شہید کے فضائل:

شہادت جس کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ کی سعی و کاوش ہوتی ہے، نہایت عظیم اور اعلیٰ درجہ کا عمل ہے، اور تمام عبادتوں میں سے فائق و برتر ہے۔

شہادت کے فضائل قرآن و سنت کی رو سے۔

شہید کے فضائل قرآن کی رو سے:

"ارشادِ باری تعالیٰ ہے وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ "[14] اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوں ان کو مردہ نہ کہوں، بلکہ وہ زندہ ہیں، مگر تم کو (ان کی زندگی کا) احساس نہیں ہوتا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے "وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَۙ فَرِحِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ "مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ" اَلَّا "خَوْفٌ "عَلَيْهِمْ "وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۘ"يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ "[15] اور اللہ کی راہ مین مقتولوں کو میت نہ سمجھو کیونکہ وہ حیوٰۃ اور وہ حصولِ رزقِ خداوندی کے مستحق ہیں اور وہ بفضلِ خدا اس کی نعم میں مشغول ہیں اور وہ بعد میں آنے والوں کی ملاقات کی امید لیکر مسرت میں ہیں اور بوقتِ ملاقات ہر قسم غم و خوف سے مامون ہونگے و نیز بفضلِ و نعمِ خداوندی بھی پر مسرت، اور یہ کہ اللہ ایمان والوں کا بدلہ محو نہیں کرتا۔

ارشاد ربانی "اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ"يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۟"وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ"""وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ "اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا "بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ "بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ "هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ "[16] حقیقت میں خدائے تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی نفس و دولت بہشت کے بدلے خرید لئے ہیں، بدلے میں وہ قتال کرتے ہیں جسمیں مارتے بھی ہیں اور مار بھی دئے جاتے ہیں، پکا عہد جو " انجیل"، "تورات" اور مصحف میں ہے اور بھی اس پر پورا اترے گا، وعدہ خداوندی میں رب سے افضل کوئی نہیں پس اس خرید و فروخت اور کامیابی پر خوش ہو جاؤ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے "وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي "سَبِيْلِ "اللهِ "فَلَنْ يُّضِلَّ "اَعْمَالَهُمْ "سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ "وَيُدْ "خِلُهُمُ "الْجَنَّةَ "عَرَّفَهَا "لَهُمْ "[17] اور وجو راہِ خدا مار دیئے جائیں ایسوں نیکیاں ہر گز ضائع نہیں ہوں گی، اللہ ان کو مقامِ مقصود تک رسائی دیجائے گی، اور کیفیت ان کی بہتر کر دی جائے گی اور دخولِ باغات کے مستحق قرار پائیں گے، جس وہ مانوس ہوں گے۔

شہید کی فضائل احادیث مبارکہ کی روسے:

شہداء کی فضلیت میں حضراتِ محدثینؒ نے متعدد روایات ذکر کئے ہیں، اختصار کے ساتھ چند روایات درجہ ذیل ہیں۔

"عن قَتَادَةَ[18]، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ "عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ" "مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ "الجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ "يَرْجِعَ "إِلَى الدُّنْيَا" "وَلَهُ مَا عَلَى "الأَرْضِ "مِنْ "شَيْءٍ "إِلَّا الشَّهِيدُ، يَتَمَنَّى "أَنْ "يَرْجِعَ "إِلَى "الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ "عَشْرَ مَرَّاتٍ "لِمَا يَرَى "مِنَ "ال كَرَامَةِ "[19] جنابِ انس" فرماتے ہیں کہ "آپ "ﷺ "کا فرمان کہ "بہشت میں جانے والا کوئی بھی انسان اس پر راضی نہیں ہوگا کہ اس کی دنیا کو واپسی ہو اور نعَم بہشت کے بدلے اشیائے دنیوی کو اختیار کریں تاہم تمنائے مقتولِ راہِ خدا ہو گی کہ دوبارہ دنیا میں 10 بار راہِ خدا میں قربان ہو جائیں، عظمت و ثوابِ شہادت کا اندازہ ہونے کے بعد۔

"عَنْ "مَسْرُوقٍ "قَالَ "سَأَلْنَا عَبْدَ اللهِ "عَنْ "هَذِهِ "الآيَةِ (وَلاَ تَحْسَبَنَّ "الَّذِينَ "قُتِلُوا "فِي سَبِيلِ "اللَّهِ "أَمْوَاتًا بَلْ "أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ "يُرْزَقُونَ) "قَالَ "أَمَا إِنَّا قَدْ "سَأَلْنَا "عَنْ "ذَلِكَ "فَقَالَ "أَرْوَاحُهُمْ "فِي جَوْفِ "طَيْرٍ خُضْرٍ "لَهَا "قَنَادِيلُ "مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ "مِنَ "الْجَنَّةِ حَيْثُ "شَاءَتْ "ثُمَّ "تَأْوِي "إِلَى "تِلْكَ "الْقَنَادِيلِ "فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى. فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا".[20]

حضرت مسرو"قؒ[21] تابعی فرماتے ہیں کہ ہم نے عبد اللہ بن مسعود"[22] سے آیت، ھذا کا مطلب پوچھا "کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے تو تم ان کو مردہ خیال نہ کرو، بلکہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں، اور ان کو رزق دیا جاتا ہے، تو انہوں نے کہا کہ ہم نے "رسول اللہ ﷺ" سے اس کی تفسیر پوچھی تو" آپ ﷺ" گویا ہوئے کہ "ان شہداء کے ارواح سبز رنگ کے پرندوں کے سانچہ میں ہیں، اور رہائش کے لئے عرش کے نیچے قندیلیں اویزاں ہیں، وہ روحیں جنت میں جس جہاں سے ان لوگوں کا جی چاہتا ہے میوے کھاتے ہیں، پھر ان قندیلوں میں بسیرا کرتیں ہیں، تب اللہ ﷻ ان کی طرف جھانکتا ہے اور فرماتا ہے" کہ کیا تم کو کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں، کہ ہم کس چیز کی خواہش کریں حالانکہ ہم جنت میں جہاں سے ہمارا جی چاہتا ہے میوے کھاتے ہیں، اللہ ﷻ ان سے تین مرتبہ یہ فرماتا ہے، اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ ہمیں پوچھے جانے سے چھوڑا نہیں جائے گا، تو وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہماری بس یہی خواہش ہے کہ تو ہماری روحوں کو ہمارے

جسموں میں واپس کر دیں اور ہمیں واپس دنیا میں بھیج دیں، تاکہ ہم ایک بار پھر تیری راہ میں مارے جائیں، جب اللہ تعالیٰ یہ دیکھتا ہے کہ ان کی کوئی خواہش نہیں ہے تو ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

"عَنِ الأَعْرَجِ عن أَبِي هُرَيْرَةَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ يَدْخُلاَنِ الجَنَّةَ:يُقَاتِلُ هَذَافِي سَبِيلِ اللَّهِ،فَيُقْتَلُ،ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى القَاتِلِ،فَيُسْتَشْهَدُ[23]"

حضرت ابوہریرہ[24] سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" اللہ ﷻ ان[25] دو شخصوں پر ہنستا ہے، (یعنی ان سے راضی ہوتا ہے، اور اپنی رحمت سے ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے) ان میں سے ایک تو وہ ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے، (یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے) پھر اللہ اس کے قاتل کو توبہ کی توفیق دیدیتا ہے، اور پھر راہِ خدا میں جہاد کر کے شہید ہو جاتا ہے، (لہذا اس کو بھی جنت میں داخل کیا جاتا ہے)۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ: شَهِيدٌ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ،وَعَبْدٌأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيهِ:هَذَاحَدِيثٌ حَسَنٌ[26]"

"حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" میرے سامنے وہ پہلے تین افراد پیش کیے گئے جو ابتداء ہی میں جنت میں داخل ہونگے، ان میں سے ایک شخص تو شہید ہے، دوسرا وہ شخص ہے جو حرام سے بچے اور سوال نہ کریں، تیسرا وہ شخص ہے جس نے اللہ کی اچھی عبادت کی اور اپنے مالکوں کا بھی خیر خواہ رہا۔

5-"عَنْ المِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لِلشَّهِيدِعِنْدَاللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ:يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ،وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الجَنَّةِ،وَيُجَارُمِنْ عَذَابِ القَبْرِ،وَيَأْمَنُ مِنَ الفَزَعِ الأَكْبَرِ،وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الوَقَارِاليَاقُوتَةُمِنْهَاخَيْرٌمِنَ الدُّنْيَاوَمَافِيهَا،وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةًمِنَ الحُورِالعِينِ،وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ ،هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ[27]"

"حضرت مقداد بن معدیکرب[28] فرماتے ہیں" کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" اللہ کے ہاں شہید کے لیے چھ خصوصیتیں ہیں، 1۔اس کی پہلی مرتبہ میں ہی مغفرت کی جاتی ہے، 2۔اس کو (جان نکلتے وقت ہی) جنت میں ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے، 3۔وہ قبر کے عذاب سے محفوظ ہوتا ہے، 4۔وہ بڑی گھبراہٹ یعنی آگ کے عذاب سے محفوظ رہیگا، 5۔اس کے سر پر عظمت و وقار کا تاج رکھا جائے گا، جس کی یاقوت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا، اس کی زوجیت میں بڑی آنکھوں والی بہتر حوریں دی جائی گی، 6۔اور اس کے عزیز واقارب میں سے ستر آدمیوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائی گی۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَقَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَا يَجِدُالشَّهِيدُمِنْ مَسِّ القَتْلِ إِلَّاكَمَايَجِدُأَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ القَرْصَةِ:هَذَاحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ[29]" حضرت ابوہریرہ سے روایت

ہے وہ فرماتے ہیں کہ "حضور ﷺ' نے فرمایا" بارگاہِ الٰہی میں قربان ہونے والا اپنے زکم کا بس اتنا ہی درد محسوس کرتا ہیکہ جتنا آپ لوگوں میں سے کوئی انسان نملہ کے کاٹ دینے پر احساس کرتا ہے۔

خلاصہ بحث:

شہادت کا ایک عظیم الشان مقام ہے، رسول اللہ ﷺ نے بذاتِ خود بھی شہادت کی آرزو اور تمنا کی تھی، قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ میں شہادت کی بڑی فضلیت وارد ہوئی ہے، شہادت دینِ اسلام کے لئے انتہائی درجہ کی قربانی ہے،

"شہید" کی جو موت ہے وہ قوم کی "حیات ہے" "لہو جو ہے "شہید کا وہ قوم" کی زکوٰۃ ہے"

شہید کی تین قسمیں: علماء نے ذکر کئے ہیں، شہید الدنیا والآخرۃ، شہید الآخرۃ اور شہید الدنیا، تاہم شہید الدنیا والآخرۃ درجہ کے باعتبارِ مرتبہ افضل اور اولیٰ ہے، شہید الآخرۃ جن کی مختلف تعداد علماءؒ نے ذکر کی ہیں، علامہ سیوطیؒ [30] نے ان کی تعداد تیس تک بتائی ہے، جبکہ علامہ شامیؒ نے چالیس تک تعداد بتائی ہے، "شہید" الدنیا" جس پر صرف دنیا میں شہید کے احکامات جاری ہوتے ہیں، لیکن اس کے لئے آخرت میں ثواب اور اجر کی بجائے عذاب اور سزا ہے۔

حواشی وحوالہ جات:

---

[1] محمد بن احمد بن ابی بکر بن فروح، الشیخ الامام ابو عبد اللہ الانصاری الاندلسی القرطبی المفسر، 661ھ میں وفات پائی۔ (نیل السائرین ،374، مفسرین قرن ہفتم، مفسر قرطبی ترجمہ، ص4/396)

. Muhammad bin Ahmad bin Abi Bakr bin Faruh,Sheikh Imam Abu [1] Abdullah al-Ansari al-Andulusi al-Qurtubi, almufassir passed away in 661 AH,(Nayl-alsayrin,374, mufassirin qarn haftem , mufassir qartabi, tarjuma ,P396/4)

[2] القرطبی،ابوعبداللہ محمدبن احمدبن ابی بکربن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی(المتوفی:671ھ)الجامع لاحکام القرآن تفسیر القرطبی،ص4/218،دارالکتب المصریۃ،القاھرۃ،الطبعۃ:الثانیۃ،1384ھ-1964م

.Alqurtabi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad abi bakr bin furh al [2] Ansari al Khezerji Shams uddin alQurtabi(almutawaffa:671AH) aljamie la ahakam al Quran Tafseer-e- alQurtabi,P4/218, Dar ul kutub Almisriyah, al Qahira, altabah: al saniyth,1384 H-1964 M

[3] قاموس الفقه،ص212/4،زمزم پبلشرکراچی، اگست2007،کبیری،ص:555 کبیری۔

.Qamos alfiqh, P,4/212, Zamzam publisher Karachi , Aug 2007 , Kabiri ,P,555 Kabiri.[3]

[4] الکاسانی،علاءالدین،ابوبکربن مسعودبن احمدال کاسانی الحنفی(المتوفی:587ھ)بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع،ص322/1،دارالکتب

العلمية،الطبعة:الثانية،1406هـ-1986م۔

4 . Al Kasani, Alaud din, Abubakr bin Masood bin Ahmad al Kasani al Hanafi (Almutawafi:587H) Badaea u alsanaie fi tarteebe alsharigh, P1/322, Darul kutub alilmiyah, altaba alsaniyah,1406H-1986M.

5 ابو محمد،علامہ بدر الدین محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد،المتوفی:762-855ھ۔(ابن العماد،عبدالحی بن احمدبن محمدابن العمادالعَکری الحنبلی،ابوالفلاح(المتوفی:1089ھ) (شذرات الذهب فی اخبارمن ذهب،ص418/9،حققه:محمودالأرناوؤطخرج احاديثه،عبدالقادرالارناوؤط:دارابن كثير،دمشق-بيروت الطبعة:الاولى،1406هـ-1986م)

5 .Abu Muhammad , allama Badr ul ddin Mahmood bin Ahmad bin Musa bin Ahmad , Almutawaffa:762-855H.(ibn al Amaad, Abdulhayi bin Ahmad bin Muhammad Ibn al Amaad al Akri Alhanbali, Abu al Falah ال(Almutawaffa:1089H) (Shazraat alzahab fi ahbar min Zahb, P 9/418, haqqaqhu:Mahmood al Arnawot khraj ahadesahu, Abdul Alqadir al Aranawot: dar ebn-e- Kaseer, Damishq- Beroot altaba: al uola,1406H-1986M)

6 العينى،ابومحمدمحمودبن احمدبن موسى بن احمدبن حسين الغيتابى الحنفى بدرالدين العينى(المتوفى:855ه)،منحةالسلوك في شرح تحفة الملوك،ص: 216،وزارةالاوقاف والشؤون الإسلامية-قطرالطبعة: الاولى،1428هـ-2007م۔

6 .Al Eini, Abu Muhammad Mahmood bin Ahmad bin Musa bin Ahmad bin Husain Alghitabi Alhanafi Badr ul ddin Aleini (Almutawaffa:855H), Manhat alsulook fi sharhe Tuhfat ul almulok, P:216,wizarat al awoqaf walshoon eslamia – Qatar,altaba:alola,1428H-2007M.

7 حکیم الامت،اشرف علی تھانوی،بہشتی زیور،شہید کے احکام،ص:414،413،دار الاشاعت کراچی۔

7. Hakeem ul ummat , Asharaf Ali Thanawi, Behishti zewar, Shaheed ke ahkaam,P:414,413, Dar ul Ishaat Karachi.

8 الشافعی،ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس قریشی مطلبی شافعی،ولادت150ھ کو ہوئی،۔(ابن خلکان،وفیات الاعیان،4:163[8])

8. Alshafi, Abu Abdullah Muhammad bin Idrees bin Abbas Quryshi Muttalabi Shafi, wiladat 150H Ko huie,.(ibn Khalkaan,wafiyaat ul Ayan,4:163)

9 مالک بن انس، مالک بن انس بن مالک الاصبحی الحمیری،کنیت ابو عبد اللہ ہے،ان کی ولادت 93ھ اور 179ھ میں وفات پائی، یہ مدینہ منورہ کے امام ہیں اور امام دار الہجرہ کے لقب ہیں۔(ابن اثیر۔اللباب في تهذيب الانساب لابن الاثير،ابوالحسن على بن ابى الكرم محمدبن محمدبن عبدالكريم بن عبدالواحدالشيبانى الجزرى،عزالدين ابن الاثير(المتوفى:630ھ)دارصادربيروت،ص151/3)

9.Malik ebin Anas , Malik bin Anas bin Malik al Asbahi Alhameeri, Koniyyat Abu Abdullah , His date of birth is 93H and passed away in 179H , He is the imam of Madina Munawwara and Imam Dar ul hijrah is his laqab.(ibn Aseer- al labab fi Tahzeeb Al nisaab le ebne Alaseer, Abu al Hasan Ali bin Abi al Karam Muhammad bin Muhammad bin Abdullah bin Abdul Kareem Bin Abdul wahid al Shebani al Jazari, Azz ul ddin ibne al Aseer (almutwaffa:630H) dar e sadir beroot,P3/151)

10 ابو عبد اللہ،احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ بن حیاب بن عبد اللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان ، ولادت ماہ ربیع الاول 164ھ ،اور وفات ضحوہ میں ہوئی۔(ابن خلكان،وفيات الاعيان انباءابناءالزمان،ص64/1،ابوالعباس شمس الديناحمدبن محمدبن ابراهيم بن ابى بكرالبرمكى الاربلى(المتوفى:681ھ)

10.Abu Abdullah , Ahmad bin Muhammad ebne Hunbul bin Hilal Bin Asad bin Idrees Bin Abdullah bin Hayyab Bin Abdullah Bin Anas Bin Auf

Bin Qasit Bin Mazin Bin Sheeban , Date of birth month of Rabi ul awal 164H, and he passed away in Zahwah.(ibn Khalkan, wafiyat ul ayan Abnae abna al zaman, P1/64, abu al Abbas Shamsu ddin Ahmad bin Muhammad Bin Ibraheem Bin Abi Bakar Albarmakki al Arbali(Almutawaffa:681H).

[11] محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین، دمشقی، حنفی، پیدائش 1198ھ کو، وفات 1252ھ۔

[11].Muhammad Ameen Bin Umar bin Abdul Aziz Abideen , Damishqi , Hanafi , Date of birth 1198H , Date of Death 1252H.

[12] عارفی، عبدالحیٔ عارفی، احکامِ میت بابِ پنجم، ص186۔191، ادارۃ الفاروق کراچی۔

[12]. Aarfi , Abdul hayi Aarfi, Ahkami Mayat Babi Panjem, P186-191, Idarth ul Farooq Karachi.

[13] ایضا، ص186۔191۔

[13].As above, P186-191.

[14] البقرة:154/2۔

[14].Albaqarah: 2/154.

[15] آلِ عمران:171-169/3۔

[15].Aal-e- Imran: 3/169-171.

[16] التوبة :111/9۔

[16].Al Tubah 9/111.

[17] محمد:6-4/47۔

[17].Muhammad: 47/6-4.

[18] قتادة، قتادة بن دعامة بن قتادة بن عزیز الدوسی، حافظ العصر، قدوة المفسرین، والمحدثین وفات,117ھ۔(الذھبی، سیر اعلام النبلاء، ص269/5)

[18]. Qatadah, Qatadath bin Daamah bin Qatadath bin Aziz al Doosi, Hafiz al asar, Qudwat lu almufassirin, wa al muhadiseen wafath,117H. (Al Zahabi, Seaer alaam al Anubala,P5/269).

[19] البخاری، محمدبن اسماعیل ابوعبدالله البخاری الجعفی، الجامع المسندالصحیح المختصرمن اموررسول الله صلی الله علیه وسلم وسننه وایامه، صحیح البخاری، کِتَابُ الجِهَادِوَالسِّیَرِ، بَابُ تَمَنِّی المُجَاهِدِ أَنْ یَرْجِعَ إِلَی الدُّنْیَا، رقم:2817، اخرجه مسلم فی الامارةباب فضل الشهادةفی سبیل الله تعالی رقم1877۔

[19].Al Bukhari, Muhammad bin Ismail abu Abdullah al Buhari aljafi, al Jamie almasnad alsaheeh almuhtasar men omoor-e- Rasool ul Allah (SAW) wa sunane he wa Ayaamehe, Saheh alBukhari, kitabul aljihad walseayar, bab tamanneea almujahid an yarjia al dunya, raqam:2817, Akhrajahu Muslim fi al emarath bab bazlu al shahadathe fi sabelillah taala raqam1877.

[20] ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری، الجامع الصحیح المسلم صحیح مسلم رقم الحدیث: 4993، دارالجیل بیروت، دارالأفاق الجدیدة ۔

[20]. Abu Al Husain Muslim bin Alhijaj bin Muslim al Qusheeri al Nesaabori, aljamie Alsaheeh Almuslim saheeh Muslim raqam Alhadees: 4993, Darul Jeel beroot, Darul Afaaq Al jadeedah.

[21] مسروق بن الاجدع، مسروق ابن اجدع ابن مالک ابن امیہ ابن عبد اللہ الہمدانی، وفات 62ھ یا 63ھ۔(ابن اثیر، الاصابة فی تمییزالصحابة، ص229/6)

[21]. Masrooq bin Al Ajda, Masrooq ibn Ajda ibn Malik ibn Umayyah ibn Abdullah al Hamdani, date of death 62H or 63H. (ibn Aseer, Alsaabath fi tameez Al sahabath ,P6/229).

[22] عبد اللہ بن مسعود بن غفل بن حبیب الہذلی، وفات 32ھ۔(ابن سعد، الطبقات الكبرى لابن سعد، ص، 218/6)

[22]. Abdullah bin Masood bin Ghafal bin Habib alHazali, date of death 32H.(ibn saad Al Tabqat ul kubra le ebne saad, P/218).

[23] صحیح البخاری،كِتَابُ الجِهَادِوَالسِّيَرِ،بَابُ الكَافِرِ يَقْتُلُ المُسْلِمَ، ثُمَّ يُسْلِمُ،فَيُسَدِّدُبَعْدُوَيُقْتَلُ رقم:2826،اخرجه مسلم في الامارةباب بيان الرجلين يقتل احدهماالآخريدخلان الجنةرقم1890

[23]. Saheeh al bukhari , Kitab ul jihad wal sear , bab alkafir yaqtulu al muslima suma youslimu, fayousaddido bad wa yuqtal raqam;2826, akhrajahu muslim fi al emaarath bab bayan ul rajulain yaqtulu ahmaduhuma al kharu khulaan aljannah raqam1890.

[24]ابوہریرۃ،عبدالرحمٰن بن صخر ابوہریرہ الدوسی،وفات59ھ۔(صفدی۔الوافي بالوفيات للصفدی،ص91/18)

[24]. Abu Huraira , Abdul Rehman bin alsskhar Abu Huraira Alddoosi, date of death 59H. (Safdi- alwafi bel wafiyat le Alsafdi, P18/91).

[26] الترمذی،محمدبن عیسی بن سَوْرةبن موسی بن الضحاك،الترمذی،ابوعیسی(المتوفی:279ھ)سنن الترمذی،أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الشُّهَدَاءِ،رقم1642،شركة مكتبةومطبعةمصطفى البابي الحلبي،مصر،الطبعة:الثانية،1395ھ-1975م

[26] Al Tarmizi , Mhammad bin Eisa bin soorrth bin musa bin Alzahhak,

al Tarmizi , abu Eisa (al mutawaffa:279H) sunan al Tarmizi, abwab fazaele al jihad an Rasooli Allah (SAW) , bab ma jaa fi sawab shuhadae, raqam 1642, shirkatu maktbah wa mabooa Mustafa al Babi al Halabi, Meesar, altaba: alsaniya,1395H-1975M

[27] الترمذی،سنن الترمذی،أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،بَابٌ فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ،رقم :1663،

27. ·Al Termizi , sunan Al Tarmizi, Abwabu Fazail-e-ul Jihad an Rasool Ullah (SAW), bab fi sawb alshaheed,numbr:1663.

[28] مقداد بن معدی کرب بن عمرو بن یزید الکندی،وفات87ھ۔(ابن الاثیر،ابوالحسن علی بن ابی الکرم محمدبن محمدبن عبدالكريم بن عبدالواحدالشيبانی الجزری،عزالدين ابن الاثير(المتوفى:630ھ)اسدالغابةفي معرفةالصحابة،ص5/ 244،دارالكتب العلمية،:1415ھ-1994م)

[28]·Mqadam bin madi karb bin umro bin yazeed alkandi,date of death87H.(ibn Al aseer,abu alhasan Ali bin Abi alkaram Muhammad bin Muhammad bin Abdulkareem bin Abdul wahid Alsheebani aljuzri, Aziz ulddin ibn al aseer (Almutawafi:630H) Asad algabth fi magrfth alsahabath, P5/244, Darul kitab al ilmiyath,:1415H-1994M).

[29] الترمذی،سنن الترمذی،اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،بابُ مَاجَاءَفِي فَضْلِ الْمُرَابِطِ،رقم الحديث: 1668۔

[29]·Al tarmizi , sunan Al tarmizi, Abwabu Fazaili Aljihadi gan Rasool Ullah (SAW) , Babu maa jaah fi fazli almurabit, raqam Alhadees:1668.

[30] عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عمر بن ہمام الجلال، سیوطی الاصل ، طولوی، شافعی،پیدائش، رجب 849ھ (1445ء)،وفات19جمادی الاولی911ھ(نیل السائرین:519،مفسرین قرن دہم،حافظ سیوطیؒ،ص7/ 542)

[30]. Abdul Rehman Bin Abi Bakr Bin Muhammad Bin Abi Bakr bin Umar Bin Hammam Aljala, Sayoti Alasal , Tolowi, Shafi, Date of Birth 849H (1445AD), Date of death 19 of Jamadi Alwali 911H (Neel Al Saiyreen: 519, Mufasreeni Qarn Daham , Hafiz Sayoti (R), P7/542).